مکاتبِ اسلامیہ کے نونہالوں کی تعلیم کا سلسلہ



مرتّبہ
حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
خادم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر

دانش بک ڈپو ٹانڈہ ضلع امبیڈکرنگر۔ یوپی (رجسٹرڈ)

"نشاط آفسٹ پریس ٹانڈہ"

Rs. 10/-

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَابۡنِہِ الۡغَوۡثِ الۡاَعۡظَمِ الۡجِیۡلَانِیِّ الۡبَغۡدَادِیِّ اَجۡمَعِیۡنَ



درد اپنا دے اس قدر یارب — نہ پڑے چین عمر بھر یارب
میری آنکھوں میں نور دے ایسا — تو ہی آئے مجھے نظر یارب
رہے کلمہ زبان پر جاری — جب کہ دنیا سے ہو سفر یارب
قبر میں اور جاں کنی کے وقت — رکھنا رحمت کی تو نظر یارب
ذرّہ ذرّہ سے آشکارا ہے — تو کبھی جا نہیں مگر یارب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب
تیرے پیارے رسولِ پاک جنہیں — تو نے بلوایا عرش پر یارب

ان کا اور ان کی آل کا صدقہ
خاتمہ تو بخیر کر یارب

(مولانا جمیل الرحمٰن رضوی بریلوی)

ربّ العلمین جلّ جلالہٗ

زمین، آسمان، چاند، سورج، ہوا پانی، آگ، جانور انسان سب کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے عالم کی ہر چیز اسی کی بنائی ہے سارے عالم کا تنہا مالک صرف وہی ہے اسی لئے اس کو ربّ العالمین کہتے ہیں کیوں کہ رب کا معنی مالک اور علمین کا معنی سارا جہان تو رب العٰلمین کا معنی ہوا سارے جہان کا مالک۔

دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اس کی ہستی کے لئے ابتدا نہیں وہ ہمیشہ رہے گا اس کا کوئی باپ نہیں۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اس کی کوئی بیوی نہیں وہ کھانے پینے سے پاک ہے۔

وہی موت دیتا ہے اور وہی زندہ رکھتا ہے کڑی اور دھیمی آواز کو یکساں سنتا ہے اُجالا اندھیرا اس کے لئے ایک

طرح ہے وہ ہر کھلی اور چھپی چیز دیکھتا ہے ہم لوگ آواز کو دیکھ نہیں سکتے لیکن وہ آوازوں کو بھی دیکھتا ہے اس کی ہر بات نرالی ہے اس کی ہر شان انوکھی ہے۔

عبادت کا حقدار صرف وہی ہے. چاند، سورج، دریا، پیڑ پتھر، انسان، حیوان، دیو، شیطان وغیرہ کوئی بھی چیز عبادت کے قابل نہیں۔ وہ اچھے کام سے خوش ہوتا ہے اور بُرے کام سے ناراض رہتا ہے اس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے بہت سے پیغمبر بھیجے، آخری پیغمبر ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور پر نور سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین و آسمان، سارے جہاں کے پیغمبر ہیں حضور نے صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کی ہے ہم بھی صرف اللہ تعالےٰ ہی کی عبادت کریں گے حضور نے صرف اللہ تعالےٰ کو سجدہ کیا ہے ہم بھی صرف اللہ تعالےٰ ہی کو سجدہ کریں گے۔ ہم چاند، سورج، پیڑ، ندی، بُت پتھر، جانور، تصویر۔ قبر، استاد پیر وغیرہ کو ہرگز سجدہ نہیں کر سکتے کیوں کہ حضور نے اللہ تعالےٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے ہمارے سرکار نے سارے جہاں کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالےٰ کو مانا ہے

ہم بھی سارے عالم کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالےٰ ہی کو مانتے ہیں اور انشاءاللہ مانتے رہیں گے۔

مندرجہ ذیل کلمات کے معنیٰ یاد کرو

ہستی ہونا ہدایت اچھی راہ دکھانا عبادت کسی کو خدا مان کر اس کیلئے کوئی کام کرنا تاکہ وہ خوش ہو ابتدار شروع پہل منع روک قابل لائق

سوالات

۱۔ زمین و آسمان چاند اور سورج وغیرہ کا مالک کون ہے ؟

۲۔ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا درست ہے یا نہیں ؟

۳۔ ہم لوگ تو ہوا کو نہیں دیکھ سکتے لیکن تمہارے نزدیک کوئی شئے ہے جو ہوا کو بھی دیکھتا ہو۔

ہدایت

حضرات مدرسین۔ بچوں کو یہ سبق زبانی یاد کرادیں اور میلاد شریف کی مجلس میں ان سے تقریر کرائیں۔

پیارے مصطفیٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

سارے جہاں میں سب سے بڑا اللہ تعالیٰ نے حضور پُر نور سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کو چاند، سورج، سمندر، پہاڑ، پتھر، درخت، سبزہ، حیوان جن، فرشتہ انسان زمین آسمان وغیرہ سب کا حاکم اور رسول قرار یا ہے حضور کی طاقت کے سامنے چاند اور سورج زمین و آسمان دم نہیں مار سکتے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سونے یاندی کے پہاڑ ہمیشہ تاک میں لگے رہتے تھے کہ حضور کا حکم ملے تو ہم دونوں زمین چیر کر باہر آجائیں اور حضور کے دائیں ئیں ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ لیکن حضور نے چاندی سونے کو پنے ساتھ رکھنا منظور نہ کیا۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

حضور کو امیروں جیسی ٹھاٹ باٹ والی زندگی پسند نہ تھی ریبوں کی تسلی کے لئے ان کے جیسا رہن سہن اختیار فرمایا پوری بارک زندگی سادگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ خادم اور غلام

آپ کی بارگاہ میں ہر دم موجود رہتے تھے اور آپ کے بہت سے کام انجام دیتے تھے لیکن آپ کی سادگی تو دیکھو ایسا بارہا ہوا ہے کہ اپنے نورانی کرتے میں خود پیوند لگاتے اپنے مقدس ہاتھوں سے اپنے نورانی کپڑے دھوتے گھر کا کام کاج خود بھی انجام دیتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم حضور کے جود و کرم کا یہ حال تھا کہ بے شمار دولت لٹا کر دوسروں کو تو مالدار بنا دیا کرتے تھے لیکن خود گھر کے چولہے میں دو دو ماہ تک آگ جلنے کی نوبت نہ آتی۔ گھر والے صرف چھوہارے اور پانی پر گذارا کرتے تھے ے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم

حضور کی سادہ زندگی سن کر یہ خیال نہ کرنا کہ حضور مجبور اور محتاج تھے۔ معاذاللہ تعالیٰ بھلا سوچو تو سہی کہ جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک بنایا ہو کیا وہ محتاج ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں حقیقت یہ ہے کہ حضور نے اپنے ربؐ کو خوش کرنے کے لئے جان بوجھ کر سادہ زندگی پسند کی تھی۔ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے چند دن کے لئے فرعون کو بادشاہی دیدی تو وہ گھمنڈ میں آگیا۔ اپنا بندہ ہونا بھول گیا اپنے کو خدا

کہلوانے لگا غریبوں کو ستانے لگا۔ پھر اللہ تعالٰے نے اس کو اور اسکے لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ لیکن اب حضور کی خوبی سنو اللہ تعالٰے نے ساری زمین کی حکومت حضور کو دی، پورے آسمان کی بادشاہت حضور کو عطا فرمائی۔ جانور اور درخت حضور کو سجدہ کرتے رہے ــــ بادل حضور کے اشارے پر گھومتے رہے کنکر اور پتھر حضور کا کلمہ پڑھتے رہے چاند اور سورج کو اللہ تعالٰے نے حضور کے بس میں کیا چنانچہ حضور کے اشارہ پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ڈوبا ہوا سورج باہر نکل آیا مگر اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی نہ تو حضور نے کبھی، گھمنڈ کیا نہ اللہ کا بندہ ہونے سے منہ موڑا جہاں اپنے رسول ہونے کا اعلان کرتے رہے وہیں اپنے کو اللہ تعالٰے کا بندہ بھی کہتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی حضور کو اللہ تعالٰے کا بندہ کہتے ہیں اور مانتے ہیں مگر کیسا بندہ؟ ایسا بندہ جس کو سارے جہان والوں کے لئے اللہ تعالٰے نے سراپا رحمت بنایا ہے جس کے نورانی ہاتھوں میں اللہ تعالٰے نے دنیا اور عقبیٰ کا سارا خزانہ دے رکھا ہے جس کے کرم کے زمین و آسمان والے محتاج ہیں۔ جس کو اللہ تعالٰے نے معراج دی۔ ساتوں

آسمان اور عرش اعظم کی سیر کرائی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم



مندرجہ ذیل کلمات کا معنیٰ اپنی کاپیوں میں لکھو۔

جود ۔	مشقت دینا۔ بخشش	کرم ۔	احسان ۔ بھلائی ۔ مہربانی
قرار دیا ۔	ٹھہرایا ۔ بنایا	نوبت ۔	باری
اعلان کرنا ۔	آشکار کرنا ۔ ظاہر کرنا	مجبور ۔	بے بس
مقدس ۔	پاک	بارہا ۔	کئی دفعہ بہت مرتبہ
محتاج ۔	غریب ضرورت والا	اختیار فرمایا	اپنایا
بارگاہ ۔	کسی عزت والے کی بیٹھک	عقبیٰ	آخرت
موجود ۔	حاضر	سَراپا	بالکل

سوالات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا کس کو بنایا ؟

۲۔ حضور کے گھر میں آگ کیوں نہیں جلتی تھی ؟

۳۔ حضور بڑے ہیں یا آسمان بڑا ہے ؟

ھدایت:۔ حضرات اساتذہ یہ سبق بچوں کو زبانی یاد کرادیں اور میلاد شریف کی محفل میں اُن سے تقریر کرائیں۔

گھڑی

آج کل بہت سے لوگ گھڑی رکھتے ہیں گھڑی سے وقت معلوم کیا جاتا ہے گھڑیاں کتنی طرح کی ہوتی ہیں دستی گھڑی کلائی میں باندھی جاتی ہے جیبی گھڑی تھیلی میں رکھی جاتی ہے دیوار گھڑی سب سے بڑی ہوتی ہے جو دیوار سے لگا کر لٹکائی جاتی ہے دیکھو یہ تصویر کس گھڑی کی ہے ؟ یہ تصویر ایک دیوار گھڑی کی ہے اس میں دو سوئیاں ہیں ایک بڑی دوسری چھوٹی بڑی سوئی منٹ بتانے کے لئے ہے اور چھوٹی سوئی گھنٹہ بتانے کا کام کرتی ہے ساٹھ سکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے اور ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے



ہر گھڑی میں کنارے کنارے ایک سے لے کر بارہ تک گنتی لکھی ہوئی ہے۔ بڑی سوئی ایک گھنٹہ میں ایک چکر لگاتی ہے۔

اور چھوٹی سوئی کا ایک چکر بارہ گھنٹہ میں پورا ہوتا ہے ۔ دونوں سوئیوں کی چال برابر نہیں چھوٹی سوئی ایک گھنٹہ میں ایک گنتی سے دوسری گنتی تک پہونچتی ہے لیکن بڑی سوئی پانچ منٹ میں پہونچ جاتی ہے۔

ہر گھڑی میں دوپہر کے وقت بارہ بجتا ہے اور آدھی رات کے وقت بھی بارہ بجتا ہے جب گھڑی میں بارہ بجے گا تو چھوٹی سوئی اور بڑی سوئی ٹھیک بارہویں گنتی کے سامنے رہیں گی نیچے تصویر میں دیکھو اس وقت دونوں سوئیاں ٹھیک بارہ کے سامنے ہیں



بارہ بجنے کے بعد بڑی سوئی ایک کے سامنے پہونچیگی تو اس وقت بارہ بجکر پانچ منٹ ہوگا اور جب دو کے سامنے پہونچے گی تو بارہ بج کر دس منٹ ہوگا اور جب تین کے سامنے پہونچے گی تو بارہ بج کر پندرہ منٹ ہوگا اور جب چھ کے سامنے پہونچے گی تو اس وقت ساڑھے بارہ بجے گا یعنی بارہ بج کر تیس منٹ ہوگا سامنے تصویر میں دیکھو بڑی سوئی چھ کے سامنے ہے



اور چھوٹی سوئی بارہ اور ایک کے بیچ میں ہے اس کے معنٰے یہ ہے کہ اس گھڑی میں اس وقت ساڑھے بارہ بج رہے ہیں پھر جب بڑی سوئی نو گنتی کے سامنے پہونچے گی تو اس وقت بارہ بج کر پینتالیس ۴۵ منٹ ہوگا۔



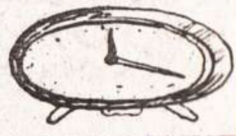
اب سامنے والی تصویر میں دیکھو چھوٹی سوئی ایک کے سامنے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسوقت ٹھیک ایک بجے کا وقت ہے پھر بڑی سوئی بارہ سے چل کر پھر بارہ کے سامنے پہونچے گی تو اس وقت چھوٹی سوئی دو کے سامنے رہے گی سامنے تصویر میں دیکھو اس وقت ٹھیک دو بج رہے ہیں





کلائی گھڑیوں میں تین سوئیاں ہوتی ہیں سب سے لمبی اور پتلی سوئی سکنڈ کی ہوتی اور سب سے موٹی اور چھوٹی سوئی گھنٹہ کی ہوتی ہے اور بیچلی سوئی نہ تو بہت موٹی ہوتی ہے اور نہ بہت پتلی وہ منٹ والی ہوتی ہے سکنڈ والی سوئی کی پہچان یہ ہے کہ ہر دم چلتی ہوئی نظر آتی ہے اب کلائی کی گھڑی کی تصویر دیکھو۔

نیچے تصویریں دیکھ کر بتاؤ کہ کس گھڑی میں کون سا وقت ہے۔







عربی پڑھنے کی مشق

ہجے کرائیے

هُدًى　اَلْمُؤْمِنِيْنَ　اِلٰهُكُمْ

دَاوٗدَ　نَسْجُدُ وَابْنِهٖ　اَلْجِيْلَانِيْ

متن پڑھائیے

مَنْ سَكَتَ سَلِمَ ۝ اِنَّ الْقُرْاٰنَ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ سَيِّدَنَا دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَتَلَ جَالُوْتَ الْكَافِرَ ۝ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ جَلَّ جَلَالُهٗ ۝ لَا مَشْهُوْدَ
اِلَّا اللّٰهُ ۝ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ

تَعَالٰى شَانُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَسْجُدُ ۝ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّنَا صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِيْلَانِيْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَ
اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کی مخلوق

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اَن گنت اور بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں ہیں ان سب کا نام اور کام معلوم نہیں البتہ جن بعض چیزوں تک ہمارے علم کی رسائی ہے ان کی تین قسم ہے۔ حیوان، نبات، جماد۔

حیوان اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں جان ہوتی ہے اور اس کا جب جی چاہے چل پھر سکتی ہے۔

جیسے گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا، ہاتھی، شیر، چیتا، بھیڑیا، بیل

گائے، بھینس، بندر، بلّی، چوہا، سانپ، کھنکھجورا[1]، طوطا، مینا، کبوتر ہُد ہُد، کوّا، مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چیونٹی، مکھی، مچھر، وغیرہ ان میں ایک ایک کو حیوان اور کئی ایک کو حیوانات کہتے ہیں انسان اور جنات بھی حیوان ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مخلوق کو دیگر حیوانوں پر فضیلت دی ہے اس لئے اپنی بول چال میں ان کے لئے حیوان کا لفظ نہیں بولا جاتا۔

نباتات اس مخلوق کو کہتے ہیں جو زمین سے اگتی ہے۔ اپنے آپ ایک جگہ سے دوسری آجا نہیں سکتی مگر اپنی جگہ پر رہ کر بڑھتی اور پھیلتی ہے جیسے آم، جامن، املی، نیم برگد وغیرہ کے درخت اور گیہوں جَو، چنا، مٹر، دھان، مکئی، باجرہ وغیرہ کے پودے اور ککڑی، کھیرا، خربوزہ، تربوز، کونہڑا، سرپتیا نینواں، لوکی، دوب وغیرہ بیلیں اس قسم کی چیزوں کو نباتات کہتے ہیں۔

جماد اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں نہ تو جان ہوتی ہے نہ زمین سے اگتی ہے نہ درختوں کی طرح بڑھتی ہے

[1] بعض علاقہ میں اسکو گوجر کہتے ہیں۔ اس کا لفظ واوٗ ہے۔

جیسے مٹی آگ، ہوا، پتھر، کنکر، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں کو جمادات کہتے ہیں۔

پیارے بچو! کبھی تم نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حیوان، نباتات اور جماد کس لئے پیدا فرمایا؟ لو ہم سے سنو! اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوقات انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ انسان پر بڑا ہی رحیم و مہربان ہے اس نے زمین کا فرش بچھایا تاکہ انسان اس پر رہے سہے چلے پھرے اس پر کھیتی کرے اللہ پاک نے زمین و آسمان کے درمیان ہواؤں کا سمندر رکھا تاکہ انسان اس میں لمبی سانس لے کر ترو تازہ رہے ربّ العٰلمین نے پانی پیدا کیا تاکہ انسان اس سے اپنی پیاس بجھائے جب جی چاہے نہائے دھوئے اپنے گندے اور ناپاک کپڑے صاف ستھرا کرے ضروریات کے وقت اپنے کھیتوں کی آبپاشی کرے۔

خدائے تعالیٰ نے گھوڑے، اونٹ، خچر وغیرہ پیدا کئے تاکہ انسان ان جانوروں پر سوار ہوکر جہاں چاہے آجا سکے اور اپنے اسباب و سامان ان پر لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے بیل بھینسے پیدا کئے تاکہ ان کے ذریعہ کھیتوں کی جتائی کر سکے، ان کو اپنے گاڑیوں میں جوت[1] کر جہاں

[1] جوتنا یعنی نادھنا

چاہے اپنی گاڑیاں لے جا سکے اللہ پاک بکری بھیڑ، اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ پیدا کی تاکہ انسان ان جانوروں سے دودھ حاصل کرے دودھ سے گھی، مکھن، دہی تیار کرے اور جانوروں کو ذبح کرے ان کا گوشت کھائے اللہ پاک نے زمین سے طرح طرح کے اناج مثلاً جو، گیہوں، چنا، ارہر، مسور، مٹر وغیرہ اُگائے تاکہ انسان ان غلّوں کو اپنی خوراک بنائے اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کے مثلاً سیب، ناشپاتی، آم، لیچی، خربوزہ، تربوزہ سنترہ، انگور، کشمش وغیرہ پیدا کئے تاکہ انسان ان پھلوں کو استعمال کرکے اپنے جسم کو توانا اور دل و دماغ کو قوی بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے سونا، چاندی، لوہا، تانبا، المونیم وغیرہ دھاتیں پیدا فرمائیں تاکہ انسان ان دھاتوں سے اپنے سیکڑوں کام نکالے۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے جس قدر احسان انسانوں پر کئے ہیں اور جتنی نعمتیں انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اگر کوئی ان کا شمار کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کرسکتا۔ ہر انسان خدائے تعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں اور احسانوں کے اندر سر سے پیر تک ڈوبا ہوا ہے اس لئے انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو

پہچانے اس کو اپنا مہربان مالک جانے اس کے احسان کا اقرار کرے ہر دم اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے اس کی بندگی سے کبھی منھ نہ موڑے۔



اپنی اپنی کاپیوں میں کلمات ذیل کے معانی لکھو اور انھیں یاد کرو

رسائی	پہونچ	آبپاشی	سینچائی
توانا	ٹھوس	نعمت	آرام دینے والی چیز
نعمتیں	بہت سی نعمتیں	احسان	بھلائی کا برتاؤ نیک سلوک
استعمال	کام میں لانا	پھل کا استعمال	پھل کا کھانا
لفظ کا استعمال	لفظوں کا بولنا	قوی	مضبوط۔ طاقتور

سوالات

۱۔ بالو، چونا، کتھا، پان، ڈلی، مینڈک ان میں کون نباتات ہے اور کون حیوان اور کون جماد۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جماد، حیوان اور نباتات کس لئے پیدا فرمائے ہیں۔

۳۔ پانی سے انسان کیا کیا فائدہ حاصل کرتا ہے؟

نیک لڑکا

غلام رسول بہت نیک لڑکا ہے صبح سویرے اٹھتا ہے جاگتے ہی فوراً کلمہ پڑھتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہے فجر کی نماز پڑھتا ہے اپنا سبق یاد کرتا ہے اسے جھوٹ بولنے سے نفرت ہے جو بات پوچھو سچ۔ سچ کہہ دیتا ہے ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔ بھائی بہن سے لڑتا بھڑتا نہیں۔ کسی کو گالی نہیں دیتا۔ بڑوں کا ادب کرتا ہے وہ جب مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو پہلے اُستاد کو سلام کرتا ہے پھر اپنے درجہ میں بیٹھ کر آموختہ دہراتا ہے جب چھٹی ہوتی ہے تو سیدھے اپنے گھر آتا ہے راہ میں کھیل کود نہیں کرتا گھر پہونچ کر وہ کام کاج میں لگ جاتا ہے اس کے ماں باپ اس سے بہت خوش رہتے ہیں۔

غلام رسول کی بڑی بہن کا نام سَلمَہ ہے سلمہ ایک

پڑھی ہوئی دیندار عورت ہے وہ اپنے بھائی غلام رسول سے بڑا پیار کرتی ہے اس نے غلام رسول کو اچھی اچھی باتیں سکھا دی ہیں غلام رسول جب کھانا کھانے کی تیاری کرتا ہے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتا ہے پھر بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تب کھانا شروع کرتا ہے کھانے سے فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے۔

پیارے بچو! تم لوگ بھی غلام رسول کا ڈھنگ سیکھو۔ جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ پڑھتے پڑھتے سو جاؤ پھر سویرے اُٹھو اور جاگتے ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پڑھو اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرو ہمیشہ سچ بولو۔ جھوٹ سے بچو۔ پڑھنے سے جان نہ چراؤ ماں باپ کا حکم مانو بِسْمِ اللّٰہِ کر کے کھانا کھاؤ اور پانی پیو کھا پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔

نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معنی یاد کرو اور اپنی کاپیوں میں لکھ لو!

نفرت	چڑھ	آموختہ	پڑھا ہوا سبق
دیندار	جو دین کی بات پر عمل کرے	ادب	عزت لحاظ
		الحمد للہ	شکر ہے اللہ تعالیٰ کا

سوالات

۱۔ غلام رسول کھانا کھا کر کیا پڑھتا ہے ؟

۲۔ سلمہ کون ہے ؟ وہ رشتہ میں غلام رسول کی کیا لگتی ہے ؟

۳۔ غلام رسول کو بسم اللہ پڑھنا کس نے سکھایا ؟



سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

جسکو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

جسکے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جسکی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

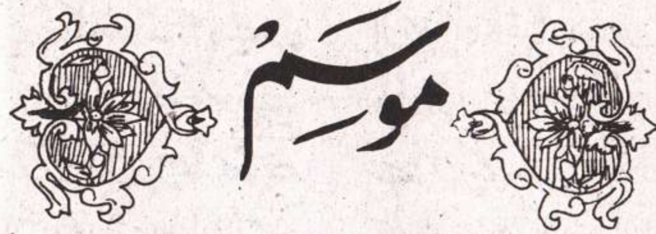
غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجیئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں پر لکھو ۔

اولیٰ۔	بہتر بڑھ چڑھ کر	رُسل۔	پیغمبروں۔ رسول کی جمع
شایان۔	لائق۔ مناسب	سلطان۔	بادشاہ
دونوں عالم۔	دُنیا اور آخرت	خلق۔	عام انسان
والا۔	بزرگ۔ بڑا	جلوس۔	بیٹھنا
کوثر و سلسبیل۔	جنت کے دو دریا	غمزدہ۔	دکھ کا مارا
بے کس۔	لاچار۔ مجبور	مژدہ۔	خوشخبری





موسم

اسلامی مہینوں کے نام تو تم پڑھ چکے ہو اب ہم تمہیں انگریزی مہینوں کے نام بتانا چاہتے ہیں لو سنو انگریزی مہینوں کے نام یہ ہیں ۔ جنوری • فروری • مارچ • اپریل • مئی • جون
جولائی • اگست • ستمبر • اکتوبر • نومبر • دسمبر

جس طرح اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ذی الحجہ پر ختم ہوجاتا ہے ۔ یوں ہی انگریزی سال جنوری سے شروع ہوکر دسمبر پر پورا ہوجاتا ہے ۔ اسلامی سال کی طرح انگریزی سال میں بھی بارہ مہینے ہوتے ہیں ۔ لیکن مہینہ کے دنوں کی تعداد برابر نہیں کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور بعض مہینے اکتیس دن کے ہوتے ہیں چنانچہ جنوری ، مارچ ، مئی ، جولائی ، اگست اکتوبر ، دسمبر اکتیس دن کا ہوتا ہے اور اپریل ، جون ، ستمبر ، نومبر تیس دن کا ہوتا ہے اور رہا فروری تو وہ زیادہ تر اٹھائیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے ۔

ہمارے ملک میں سال کے اندر تین موسم آتے ہیں پہلا موسم جاڑے کا ۔ دوسرا گرمی کا اور تیسرا برسات کا ، کسی چیز کے لمبے زمانہ کو موسم[1] کہتے ہیں مثلاً جاڑے کا وقت کئی مہینے رہتا ہے تو جتنے مہینے تک جاڑا پڑے گا وہ جاڑے کا موسم کہلائے گا ۔ پندرہ اکتوبر سے پندرہ فروری تک جاڑے کا موسم رہتا ہے اور پندرہ فروری سے پندرہ جون تک گرمی کا زمانہ پھر پندرہ جون سے پندرہ اکتوبر تک برسات کا موسم مانا جاتا ہے ۔

ہندی مہینوں کے نام یہ ہیں ۔

چیت ۔ بیساکھ ۔ جیٹھ ۔ اساڑھ ۔ ساون ۔ بھادوں
کنوار ۔ کاتک ۔ اگہن ۔ پوس ۔ ماگھ ۔ پھاگن

ہندی سال چیت سے شروع ہوکر پھاگن پر ختم ہوجاتا ہے ۔ کاتک کے مہینے میں جو ، مٹر ، گیہوں ، چنا وغیرہ بویا جاتا ہے ۔ اساڑھ میں دھان مکئی ، کودو ، تل ، باجرہ ارہر وغیرہ کی بوائی ہوتی ہے ۔

سوالات

۱ ۔ کس مہینہ سے ہندی سال شروع ہوتا ہے ؟

[1] میم پر زبر واؤ ساکن سین پر زیر ہنگام چیزے (غیاث اللغات ص ۵۵۵)

٢۔ برسات کا موسم کتنے دنوں تک مانا گیا ہے ؟

٣۔ انگریزی سال میں کون کون سا مہینہ اکتیس دن کا ہوتا ہے ؟



صفائی

صفائی بڑی عمدہ چیز ہے صفائی کو ہر آدمی پسند کرتا ہے جسم اور کپڑے کو میلا کچیلا رکھنا گھر میں کوڑا کرکٹ کا گھورا لگانا یہ گندی طبیعت والوں کا کام ہے نکمے اور کاہل لوگ صفائی سے گھبراتے ہیں جو لوگ چست اور پھرتیلے ہیں وہ صفائی سے جان نہیں چراتے، ہر چیز کی صفائی کا الگ الگ ڈھنگ ہے جسم کی صفائی یہ ہے کہ نہا دھو کر بدن ستھرا رکھا جائے دانت کی صفائی یہ ہے کہ مسواک یا منجن سے اس کو مانجا جائے کپڑے کی صفائی یہ ہے کہ صابن یا ریٹھے سے اس کو دھویا جائے گھر کی صفائی یہ ہے کہ اس میں جھاڑو دینے کے بعد جو کوڑا کرکٹ نکلے اسے باہر کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے کوٹھری اور کمرے میں جو سامان اِدھر اُدھر بکھرا پڑا ہو اسے سلیقہ سے اپنی اپنی جگہ رکھ دیا جائے۔ بعض بچے منھ ہاتھ

دھونے سے بہت گھبراتے ہیں اگر ماں باپ ان کا منھ ہاتھ دھونا چاہیں تو وہ روتے چلاتے ہیں اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں ایسے لڑکے بہت گندے اور بیہودہ ہیں لڑکوں کو چاہیئے کہ منھ ہاتھ دھونے میں ہرگز اَسکُت نہ کریں اگر جاڑے میں ٹھنڈا پانی تکلیف دیتا ہو تو گرم یا تازہ پانی سے منھ ہاتھ دھوئیں۔

بہت سے پھوہڑ لڑکے اپنی ناک صاف نہیں رکھتے ان کی ناک میں گاڑھا پانی بھرا رہتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بہت گھن کرتے ہیں یوں ہی بعض گندے لڑکے اپنی ناک کے بہتے ہوئے پانی کو اپنی آستین سے پونچھتے رہتے ہیں یہ سب باتیں بڑے عیب کی ہیں ایسے پھوہڑ اور گندے لڑکوں سے نہ کوئی پیار کرتا ہے نہ اپنے پاس بیٹھنے دیتا ہے پیارے بچو! تم سویرے اٹھ کر منھ ہاتھ دھونے کی عادت رکھو مسواک یا منجن سے روزانہ دانت مانجا کرو، اپنی ناک ہمیشہ صاف رکھا کرو ناک صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کہیں آڑ میں چلے جاؤ اور بائیں ہاتھ سے ناک کا ایک سوراخ دبا کر بند کرو اور دوسرے سوراخ سے سانس باہر مارو پھر دوسرے سوراخ کو بند کر کے اب پہلے سوراخ سے سانس باہر کرو اس طرح کرنے

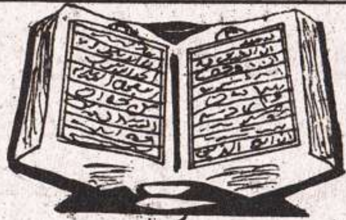
سے ناک کا پتلا اور گاڑھا دونوں پانی باہر نکل جائے گا پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں ناک میں ڈال کر چمٹی ہوئی رینٹھ کو چھڑالو اور ہاتھ دھو ڈالو ناک صاف کرتے وقت ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کام لینا چاہیئے داہنے ہاتھ سے کبھی ناک صاف نہیں کرنی چاہیئے ہاں ناک میں پانی ڈالنا ہو تو داہنے ہاتھ سے پانی ڈالو لوگوں کے سامنے ناک چھنکنا ناک میں انگلی ڈال کر رینٹھ صاف کرنا بہت معیوب ہے۔



مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کرو اور اپنی کاپی میں درج کرو۔

ترکیب ۔	طریقہ	عیب ۔	خرابی ، بُرائی
چھنگلیاں ۔	ہاتھ اور پاؤں کے کنارے والی چھوٹی انگلی	سلیقہ ۔	اچھا ڈھنگ
		رینٹھ ۔	ناک کی میل، ناک کی کثافت
اسکت ۔	سُستی ۔ ڈھیل		
معیوب ۔	بُرا کام	عادت ۔	لت





قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے ۔ یہ اکٹھا ایک بار نہیں اترا بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا حضرت جبریلؑ علیہ السلام کو اپنا کلام دے کر بھیجتا وہ حضور پر نور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کلام حضور کو سُنا دیتے پھر حضور اس کو یاد کر لیتے اور کسی صحابی کو بُلوا کر لکھوا دیتے اس طرح تیئس برس میں پورا قرآن مجید نازل ہوا۔

قرآن شریف سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں آسمان سے نازل فرمائیں ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے لیکن ان میں بہت سی کتابیں تو دنیا سے نابود اور لاپتہ ہو گئیں اور بعض موجود ہیں ان میں مکار لوگوں نے بہت کچھ گھٹا بڑھا دیا ہے اسلئے اب وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں رہ گئیں۔

قرآن شریف کو نازل ہوئے چودہ سو برس سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن اس میں آج تک ایک حرف کی بھی کمی بیشی

نہیں ہوئی جیسا پہلے دن نازل ہوا تھا ویسا ہی بعینہٖ آج بھی موجود ہے اگرچہ دشمنوں نے قرآن کے خلاف بہت کچھ ہاتھ پیر مارا مگر اس میں اب تک ایک نقطہ یا زبر، زیر کا فرق نہیں پڑ سکا۔ بس آسمانی کتابوں میں اس وقت صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر طرح کی کاٹ چھانٹ سے بالکل محفوظ ہے۔

دیکھو توریت شریف سریانی زبان میں اور انجیل مقدس عبرانی زبان میں نازل؏ ہوئی تھی اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے آج تم عرب، ایران، چین، جاپان، مصر، شام، ترکی، جرمنی، فرانس، روس، افریقہ، امریکہ وغیرہ دنیا کے جس کونے میں چلے جاؤ وہاں تم کو قرآن پاک عربی ہی زبان میں ملے گا۔ لیکن اگر تم اصلی توریت و انجیل کے لئے پوری دنیا چھان مارو تو تمہیں سریانی زبان والی توریت اور عبرانی زبان والی انجیل کہیں بھی نہ ملے گی۔ عرب کے کافروں کو اپنی عربی زبان پر بڑا ناز تھا وہ لوگ اپنی عربی زبان کے بل پر دنیا کے تمام انسانوں کو گونگا اور جانور سمجھتے تھے جب قرآن مجید

؏ الملفوظ [illegible] اعلیٰحضرت حصہ [illegible] صفحہ ۱۴

عربی زبان میں نازل ہونا شروع ہوا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیتیں عرب کے کافروں کو سنائیں تو انہوں نے قرآن کو خدا کا کلام ماننے سے انکار کر دیا اور بولے کہ یہ تو کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے اس پر کافروں کو للکارا گیا کہ قرآن تو اللہ کا کلام ہے لیکن اگر تمہارے خیال میں یہ انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو تم لوگ بھی انسان ہو تم میں جتنے آدمی قابل اور اونچے دماغ والے ہیں سب مل کر زور لگاؤ اور قرآن جیسی کوئی ایک سورہ بنا کر پیش کرو۔

عربی زبان پر فخر کرنے والے کافر اس اعلان کو سن کر بہت کچھ اُچھلے کودے بڑا زور باندھا لیکن قرآن جیسا ایک سطر کا بھی کلام بنا کر وہ مقابلہ پر نہ لا سکے کیوں؟ اسلیئے کہ قرآن مجید انسان کا کلام نہیں بلکہ وہ سچے خُدا کا کلام ہے اس کا مقابلہ انسان تو کیا جن اور فرشتے بھی نہیں کر سکتے اسی لئے یہ حقیقت سیکڑوں برس پہلے سے ثابت ہو چکی ہے کہ قرآن اللہ تعالےٰ کا برحق کلام اور اس کی سچی کتاب۔ پھر آج بھی ہے آدمی سے قرآن کا یہ سوال ہے کہ تم مجھے خدا کا کلام مانتے ہو یا انسان کا؟ اگر جواب دینے والا یہ کہہ کر دے کہ اے قرآن میں

تجھے خُدا کا کلام مانتا ہوں تب تو اس کی رہائی ہے۔ اور اگر یہ جواب دے کہ اسے قرآن میں تجھے خُدا کا کلام نہیں مانتا میں تجھے انسان کا کلام مانتا ہوں تو قرآن گرج کر فرماتا ہے کہ اُو انکار کرنے والے تم اتنا کہہ کر چھٹی نہیں پا سکتے۔ سنو اگر تمہارے گمان میں یہ قرآن انسان کا کلام ہے تو تم بھی انسان ہو تم بھی قرآن جیسا کلام تیار کر کے میرے مُقابلے پر لاؤ اور اگر تم سے تنہا نہ ہو سکے تو تم اپنے ساتھیوں کو بُلا لو اور تم سب مل کر میرا مطالبہ پورا کرو لیکن ہمیشہ سے یہی ہوتا رہا ہے کہ قرآن کے اس مطالبے کو سُن کر بڑے سے بڑے قابل اور فاضِل انسان اپنی ساری چوکڑی بُھول گئے اور دم بخود ہو جانے کے سوا ان سے کچھ بن نہ پڑا؟ کیوں؟ اس لئے کہ یہ قرآن انسان کا کلام نہیں۔ بلکہ خدائے تعالےٰ کا کلام ہے تو بھلا انسان اس کے مقابلے پر کیوں کر ٹھہر سکتا ہے۔

کلمات ذیل کے معنی اپنی کاپیوں میں تحریر کرو اور انہیں زبانی یاد کر ڈالو

کلام۔	بات، گفتگو، بول	بِعَینِہٖ	ہو بہو
		نابود۔	ختم

مکار۔	دھوکہ دینے والا۔ جھوٹ کو سچ بنانے والا		
بالکل۔	پورا	محفوظ۔	بچا ہوا
عرصہ۔	مدّت	موجود۔	حاضر پایا گیا

سوالات

۱۔ پورا قرآن مجید کتنے دنوں میں نازل ہوا۔

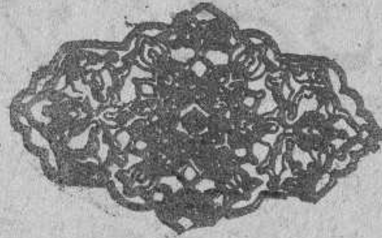
۲۔ توریت کس زبان میں نازل ہوئی اور انجیل کس زبان میں اتری؟

۳۔ عرب کے کفار قرآن مجید کے مقابلہ سے کیوں عاجز رہے؟

عربی پڑھنے کی مشق

اَلِفْ ٥ لَامْ ٥ مِیْمْ ٥ الٓمّٓ ٥ بَدِیْعٌ ٥
اَلصَّلَوٰاتُ ٥ اَلتَّحِیَّاتُ ٥ اَلسَّمٰوٰاتُ ٥ اَلْاُمِّیّ

اَللّٰہُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ۵ رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ
خَالِقُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ ۵ وَھُوَ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۵ اِنَّہٗ
تَعَالٰی فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ۵ وَھُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ
اَلَمْ اَللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ ط ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ
کَلَّا لَاخَالِقَ اِلَّا اللّٰہُ ۵ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰاتِ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالطَّیِّبَاتُ ۵ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۵ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ ۵ کٓھٰیٰعٓصٓ ۵ اِنَّ اللّٰہَ جَلَّ شَانُہٗ یَھْدِیْ
مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ
الْکَرِیْمُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ط اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ط اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ



حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

ملکِ عرب سے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا ملک فلسطین[علہ] ہے جب بابل کے کافر ایمان نہیں لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر گئے اور فلسطین میں آ کر آباد ہوئے آپ کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام حضرت سارہ اور دوسری کا نام حضرت ہاجرہ تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہے وہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مقدس بطن سے پیدا ہوئے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مبارک شکم سے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام ابھی شیرخوار بچہ ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام

علہ۔ ف کے نیچے زیر لام پر زبر سین ساکن ط کے نیچے زیر (غیاث اللغات ص ۳۲۹)

کے پاس وحی بھیجی کہ اسمٰعیل اور ہاجرہ کو مکّہ پہونچادو اُس زمانہ میں مکّہ کی سرزمین پر کوئی آبادی نہ تھی آس پاس صرف ببول وغیرہ کے درخت تھے باقی سنسان چٹیل میدان تھا اور پانی کا تو کوسوں نام ونشان نہ تھا حکم الٰہی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ کو ساتھ لیا اور فلسطین سے چل پڑے جب مکّہ کی سرزمین پر پہونچے تو سواری کو روکا اور ان دونوں حضرات کو ایک درخت کے نیچے اُتارا پھر حضرت ہاجرہ کو ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک مشک پانی سپرد کرکے واپس روانہ ہوئے آپ کو واپس جاتے دیکھ کر حضرت ہاجرہ نے پوچھا ہمیں اس سنسان و بیابان میں کس کے سہارے چھوڑ کر آپ جا رہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ اس بات کا کچھ جواب دیا نہ مڑ کر دیکھا۔ جب کئی بار پوچھنے پر جواب نہ ملا تو حضرت ہاجرہ نے عرض کی کیا اس طرح ہم دونوں کو چھوڑ کر جانے کا حکم آپ کو اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ھَاں! یہ سُن کر حضرت ہاجرہ نے اطمینان کا سانس[1] لیا۔ اور بولیں کہ

[1] سانس کا استعمال مذکر، مونث دونوں طرح درست ہے (رئیس اللغات صـ۵۱۶)

جب اللہ تعالےٰ کا حکم ہے تو وہ ہم دونوں کی ضرور حفاظت فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ نے توشہ دان میں سے کھجوریں کھاتیں اور مشک سے پانی پیتیں۔ چند دنوں کے بعد کھجوریں اور پانی ختم ہو گئے تو آپ بہت پریشان ہوئیں یہاں تک کہ پیاس کی سختی سے آپ کی چھاتی کا دودھ بھی خشک ہوگیا اب تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جان کے لالے پڑ گئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اس وقت بہت ہی ننھے شیر خوار بچّہ تھے بھوک اور پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے لگے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا، دل ہلا دینے والا یہ سماں دیکھ کر بیتاب ہوگئیں اپنے ننھے بیٹے کو وہیں چھوڑا اور خود اِدھر اُدھر دوڑ کر پانی تلاش کرنے لگیں۔ قریب ہی صَفا اور مَرْوَہ نام کی دو پہاڑیاں تھیں آپ دوڑ کر کبھی صفا پہاڑی پر چڑھتیں اور کبھی مَروہ پر جاتیں اور دور دور تک نگاہ دوڑا کر پانی کی کھوج کرتیں اس طرح ان دونوں پہاڑیوں کا آپ نے سات مرتبہ چکّر لگایا مگر پانی کا کہیں پتہ نہ

چل سکا آخری مرتبہ آپ اُدھر مروہ پہاڑی پر چڑھ چڑھ کر پانی کی تلاش میں مشغول تھیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس آئے، زمین میں ایک ٹھوکر لگائی جس سے زمین پھٹ گئی اور پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ جب حضرت ہاجرہ مایوس ہوکر واپس آئیں تو حضرت اسمٰعیل کے نزدیک اُبلتا ہوا چشمہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں آپ نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی اِدھر اُدھر بہہ کر ختم نہ ہوجائے اس لئے آپ اس چشمہ کے کنارے دھول لیکر مینڈ بناتی جاتیں اور اپنی سُریانی زبان میں کہتی جاتیں زَمْ زَمْ جس کا معنی یہ ہے کہ تھم تھم یعنی رُک رُک بعد میں ہمیشہ کے لئے اس مبارک چشمہ کا نام یہی پڑ گیا۔
پھر حضرت ہاجرہ نے زمزم کا پانی خود پیا اور اپنے ننھے لاڈلے کو پلایا جس سے دونوں کی جان میں جان پڑی اور بھوک پیاس ختم ہوئی۔ زمزم شریف کا یہ اثر ہے کہ وہ کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کام دیتا ہے۔

مکہ سے واپس جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ دستور تھا کہ آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

کی دیکھ بھال کے لئے ہر مہینہ مکہ میں تشریف لایا کرتے تھے صبح کو براق پر سوار ہوکر فلسطین چلتے اور مکہ آکر ان دونوں حضرات سے ملاقات کرتے اور حال چال پوچھتے پھر اسی دن دوپہر کے وقت فلسطین واپس پہونچ جاتے۔

زمزم کا چشمہ ظاہر ہونے کے بعد بَنِی جُرھُم کا ایک خاندان پانی کی تلاش میں وہاں آپہنچا دیکھا کہ یہاں تو پانی کی افراط ہے ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آباد ہونے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی وہ لوگ بھی یہیں آباد ہوگئے اب مکہ کی وہ زمین سنسان نہ رہ گئی بلکہ خاندان جُرہم کے بس جانے کی وجہ سے ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام اسی خاندان کے لوگوں میں پلے بڑھے انھیں لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔

جب جوان ہوئے تو آپ کی شادی بھی اسی خاندان میں ہوئی ہمارے سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام ہی کی نسل پاک سے ہیں۔

———— ❖ ————

ذیل کے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انھیں پختہ یاد کرڈالو۔

ہجرت۔	خدائے تعالےٰ کیلئے اپنا گھربار چھوڑدینا
مقدّس۔	پاک، ستھرا
صاجزادہ۔	بیٹا عزت والے آدمی کا
بطن۔	پیٹ
اثر۔	کام انسان
مطابق۔	جیسا
شیرخوار۔	دودھ پیتا
افراط۔	بہتات، کثرت، زیادتی
اجازت۔	منظوری
جُرہم۔	یمن کے ایک مشہور سردار کا نام جسکی اولاد کو بنی جُرہم اور کبھی جُرہم کہا جاتا ہے۔
چند۔	تھوڑا۔ کچھ۔ کئی ایک
بنی۔	اولاد، خاندان
پہاڑی۔	چھوٹا پہاڑ
مشغول۔	کام میں لگا ہوا
چشمہ۔	پانی کا سوتا
قریب۔	ناامید، بے آس
مایوس۔	نااُمید، بے آس
وحی۔	خدائے پاک کا پیغام
شکم۔	پیٹ
اطمینان۔	چین۔ دلاسا۔ تسلّی
دستور۔	طریقہ، ڈھنگ، قاعدہ
مشک۔	چمڑے کا بڑا تھیلا، جسمیں پانی بھر کر رکھا جاتا ہے
نسل۔	خاندان، بیٹے، پوتے پوتوں کی اولاد
خاندان۔	گھرانا۔ قبیلہ۔ کنبہ۔ پروار
سماں۔	وقت، منظر،
بے تاب۔	بے چین، گھبرایا ہوا
توشہ دان۔	وہ برتن جسمیں مسافر کھانا لیکر جاتا ہے

سوالات

۱۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے ؟

۲۔ زمزم شریف کا چشمہ کیوں پیدا ہوا ؟

۳۔ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسلِ پاک سے ہیں یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مقدّس خاندان سے ؟



نیّت کا پھل

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ بہت مشہور بادشاہ گزرے ہیں ایک مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے ایک ایسے دیہات میں جا پہونچے جہاں گنّے بہت زیادہ بوئے جاتے تھے۔ آپ نے اب تک گنّا دیکھا نہیں تھا۔ جب آپ نے گنّا چوسا تو بہت

پسند آیا آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ گنے کی پیداوار پر بھی لگان مقرر کروں گا تاکہ ہر سال ہمارے شاہی خزانہ کو ایک نئی آمدنی حاصل ہوتی رہے اتنا سوچنا تھا کہ اب جو گنّا آپ چوستے ہیں اس میں رس ہی نہیں آپ نے کسانوں سے کہا کہ لوگو! کیا بات ہے کہ اچانک گنّوں سے رس ہی ختم ہو گئے۔ آپ کی بات سُن کر ایک بڈھا کسان سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے بادشاہ کی نیت بگڑ گئی ہے اس نے اپنی سلطنت میں کوئی ایسا قانون جاری کرنا چاہا ہے جس سے رعایا کو تکلیف ہو، بس یہی وجہ ہے کہ گنّے کے رس خشک ہو گئے بادشاہ تو خود آپ ہی تھے اور آپ ہی نے گنّے کی پیداوار پر لگان مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا بس سمجھ گئے کہ یہ میری ہی نیت کی خرابی کا پھل ہے آپ نے فوراً دل میں توبہ کی اور ٹھان لیا کہ میں ہرگز لگان مقرر نہیں کروں گا توبہ کرنا تھا کہ اب جو گنّا چوستے ہیں وہ رس سے بھرا ہوا ملتا ہے بچو! ملک کا سب سے بڑا حاکم بادشاہ ہوا کرتا ہے جب تک بادشاہ ٹھیک راستہ پر چلتا رہے گا ملک کے اندر خوشحالی رہے گی اور جب اس

کی نیت بگڑ جائے گی تو ملک میں تباہی ضرور پھیلے گی دیکھو محمود غزنوی بادشاہ کے دل میں کھیتوں کی لگان بڑھا دینے کا خیال پیدا ہوا تو گنّوں کے رس کی برکت ختم ہو گئی اور جب بادشاہ نے توبہ کر لی اپنی نیت ٹھیک کر لی تو اللہ تعالےٰ نے گنّوں کو رسیلا بنا دیا۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا پھل اچھا ہے اور بُری نیت کا پھل بُرا ہے۔

(تفسیر روح البیان)

سوالات

۱۔ گنّوں کے رس اچانک کیوں خشک ہو گئے؟

۲۔ بڈھے کسان نے کیا جواب دیا؟

۳۔ بعد میں گنّے رسیلے کیوں ہو گئے؟



ایک ننھے طالبِ علم کا خط

اپنے باپ کے نام

از رسولپور ۲۰ر محرم ۱۳۹۱ھ

۷۸۶
۹۲

جناب والد صاحب قبلہ السّلام علیکمُ

ادب کے ساتھ عرض ہے کہ میں اس وقت تیسرے درجہ میں پڑھ رہا ہوں۔ ہمارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں ان کا نام مولوی نبی بخش خانصاحب ہے۔ ہمارے درجہ میں لڑکوں کی تاداد بارہ ہے جن میں چار لڑکے محمد احمد، عبداللہ، عبدالرحمٰن، اور علی حسن خاص ہمارے گاؤں کے رہنے والے ہیں باقی آٹھ لڑکے دوسرے گاؤں کے ہیں، ہم لوگوں کو مولوی صاحب نے وضو بنانے اور اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے آپ مہربانی کرکے ایک اچھا سا اغالدان خرید کر کسی کے ہاتھ بھیج دیں۔ ہمارے مولوی صاحب پان کھاتے ہیں ان کو اغالدان کی ضرورت ہے والدہ صاحبہ، عائشہ بہن اور نہال احمد بھائی آرام سے

ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ میں پہلی بار آپ کو خط بھیج رہا ہوں لکھنے میں مجھ سے جو غلطی ہوئی ہو اسے ماف کرینگے۔

فقط والسّلام

کمال احمد موضع رسولپور
ضلع بستی

سوالات

۱۔ کمال احمد کے کچھ ساتھیوں کے نام بتاؤ؟

۲۔ کمال احمد کے بھائی اور بہن کا نام کیا ہے؟

۳۔ کمال احمد نے اپنے اس خط میں کتنے الفاظ غلط لکھے ہیں؟



جمالُ احمد کا خط

اپنے بیٹے کے نام

از بمبئی ۲۸ر محرم ۱۳۹۱ھ

۷۸۶
۹۲

برخوردار نورِ چشم کمال احمد وعلیکمُ السّلامُ

بعد دُعا اور سلام کے معلوم ہو کہ تمہارا خط ۲۵ر محرم ۱۳۹۱ھ

کو وصول ہوا۔ اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے خط لکھنا شروع کر دیا ہے میں انشاءاللہ تعالےٰ بہت جلد ایک اچھا مُرادابادی اگالدان خرید کر تمہارے اُستاد کے لئے بھیجوں گا جب اگالدان پہونچ جائے تو تم اس کو اپنے مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا اور قیمت مت لینا۔

تمہارے خط سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تمہارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں لیکن خود تم بھی محنت سے پڑھتے ہو یا نہیں؟ یہ بات تمہارے خط سے ظاہر نہیں ہوئی عزیز فرزند! سُنو صرف اُستاد کی محنت سے کام نہیں بنے گا بلکہ شاگرد کو بھی محنت اور کوشش کرنی پڑے گی۔ لہٰذا تم بھی پڑھنے میں خوب محنت کرنا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نقل لکھنے کی مشق بہت کم کرتے ہو کیوں کہ تمہارے خط میں کئی ایک غلطیاں ہیں۔ تم کو چاہیئے تھا کہ پہلے کسی سادہ کاغذ پر خط لکھ کر اپنے اُستاد کو دکھاتے پھر جب وہ غلط لفظ کی اصلاح کر دیتے تو دوبارہ تم دوسرے کاغذ پر لکھ کر میرے پاس روانہ کرتے میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ جب کبھی میرے پاس خط بھیجنا ہو تو لکھ کر پہلے

اپنے اُستاد کو دکھا لیا کرنا اس کے بعد میرے پاس بھیجنا۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تمہارے لکھے ہوئے غلط الفاظ کی اصلاح کر دوں لہٰذا غور سے پڑھ لو اپنی غلطیوں کو پہچانو

(۱) تم نے تعداد کو تاداد لکھا ہے یہ غلط ہے ت کے بعد الف نہیں بلکہ عین کا حرف رہے گا۔

(۲) طریقہ کا لفظ ت سے نہیں بلکہ ط سے لکھا جائے گا تم نے اپنے خط میں اس لفظ کو ت سے لکھا ہے یہ غلط ہے

(۳) جس برتن میں پان، ڈلی، کتھا اور چونا رکھا جاتا ہے اسے پاندان کہتے ہیں یوں ہی جس برتن میں پان کی پیک تھوکی جائے اسے اگالدان کہتے ہیں تم نے اس لفظ کو غین سے اغالدان لکھا ہے یہ غلط ہے۔

(۴) تم نے معاف کی جگہ ماف لکھ دیا ہے یہ غلط ہے میم اور الف کے بیچ میں عین ہونا چاہیئے۔

دُعاگو

جمال احمد گھاٹ کوپر

شہر بمبئی

ذیل کے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انھیں یاد کرو

مشق۔	کسی کام کو بار بار کرنا	برخوردار۔	پھلا، پھولا۔ یہ لفظ بیٹے کو بولتے ہیں
کوشش۔	لاگ۔ جتن	نورِ چشم۔	بیٹا۔ آنکھ کی روشنی
اصلاح۔	ٹھیک کرنا۔ درست کرنا	روانہ کرنا۔	بھیجنا
ہدایت۔	حکم۔ تاکید	لہٰذا۔	اس لئے
غور۔	دھیان	فرزند۔	بیٹا
عزیز۔	پیارا رشتہ	قیمت۔	دام
وصول ہوا۔	مِلا	ظاہر۔	کھلا ہوا

سوالات

۱۔ جمال احمد نے کون کون سے لفظ کی اصلاح کی ہے؟

۲۔ ٹوپی اور ٹوپیوں میں کیا فرق ہے یوں لفظ اور الفاظ میں کیا فرق ہے؟

۳۔ اوپر والا خط جمال احمد نے کس تاریخ میں لکھا ہے؟





عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک رہے عندلیبو! تمہیں گل — ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
مری خاک یارب! نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
رگِ گل کی جب تازگی دیکھتا ہوں — مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھومیں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُنکے جلوے بسیں اُنکے جلوے — مرا دل بنے یادگارِ مدینہ
بنا آسماں منزلِ ابنِ مریم — گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ! افتخارِ مدینہ

(مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

حضور کا نسب مبارک

شہر مکہ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت آباد ہوا۔ اسی شہر میں حضرت عدنان ایک بہت ہی مشہور سردار گزرے ہیں یہ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل پاک سے تھے عرب کے بہت سے خاندان والے حضرت عدنان کی اولاد ہیں خود ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عدنان ہی کی نسل سے ہیں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عدنان تک اکیس[۲۱] پیڑھی ہے۔ کسی بھی انسان کے باپ دادا، پردادا، وغیرہ کو پشت اور پیڑھی کہتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب بیان کیا جاتا ہے اس کو زبانی خوب پختہ یاد کر ڈالو۔

سرکار مصطفےٰ مُحَمَّدُ عَرَبِی صَلَّے اللہ تَعَالےٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بن حضرت عَبْدُ اللہ[۱] بن حضرت عَبْدُ المطلب[۲] بن حضرت هَاشِم[۳] بن عبد مناف[۴] بن قصیٰ[۵] بن کلاب[۶] بن کعب[۷] بن لوی[۸] بن غالب[۹] بن فہر[۱۱] بن مالک[۱۲] بن نضر[۱۳]

بن کنانہ[۱۴] بن خزیمہ[۱۵] بن مدرکہ[۱۶] بن الیاس[۱۷] بن مضر[۱۸] بن نزار[۱۹] بن معد[۲۰] بن عدنان

عربی زبان میں بیٹے کو بن اور ابن کہتے ہیں اور بیٹی کو بنت کہا جاتا ہے چونکہ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں اس لیے ہمارے سرکار کو ابن عبداللہ کہا جاتا ہے جیسے اگر عبدالرحمٰن معین الدین خاں کا بیٹا ہے تو اس کو عبدالرحمٰن بن معین الدین کہا جائے گا۔

حضرت عبدالمطلب ہمارے سرکار کے دادا ہیں اور حضرت ہاشم ہمارے سرکار کے پردادا اور حضرت عبدمناف لکڑ دادا ہیں چونکہ دادا بھی باپ ہی ہوتا ہے اس لیے تم سرکار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابن عبدالمطلب اور ابن ہاشم بھی کہہ سکتے ہو یوں ہی تم ہمارے سرکار کو ابن عدنان ابن اسماعیل علیہ السلام، ابن ابراہیم علیہ السلام کہنے کا بھی حق رکھتے ہو۔

سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے باپ دادا، پردادا وغیرہ یعنی حضرت عبداللہ سے حضرت عدنان تک یہ سب حضرات بڑی شریف طبیعت کے مالک ہو کر گذرے

ہیں ان کی عزت اور بڑائی کا لوہا پورے عرب والے مانتے تھے ان حضرات کے کارنامے تم بڑی بڑی کتابوں میں پڑھو گے یہاں ہم صرف حضرت فہر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتے ہیں۔

حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب میں گیارھویں نمبر پر تم نے حضرت فہر کا نام پڑھا ہے یہ جب شہر مکّہ کے سردار ہوئے تو اس زمانہ میں ملک یمن کا حاکم حسان بن عبد کلال تھا اس شخص کو یہ بات بہت ناگوار گزرتی تھی کہ پورے عرب کے لوگ کعبہ کا حج کرنے کیلئے مکّہ میں تو حاضر ہوتے ہیں لیکن یمن میں کوئی نہیں آتا اس نے سوچا کہ اگر میں کعبہ ڈھا کر اس کے پتھر یمن میں اٹھا لاؤں اور یہیں کعبہ بنا دوں تو عرب کے لوگ مکّہ جانا بند کر دینگے اور کعبہ کا حج کرنے کے لئے مجبور ہو کر یمن میں جمع ہوں گے اس طرح ہمارے ملک کی رونق اور عزّت بڑھ جائے گی چنانچہ اس نے فوج لے کر مکّہ پر چڑھائی کر دی۔ ادھر حضرت فہر کو جب خبر لگی کہ یمن کا لشکر مکّہ پر چڑھائی کرنے کیلئے آرہا ہے تو انہوں نے بہت سے قبیلوں کو جمع کر کے حسّان

کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ آخر میں یمن کی فوج ہار گئی۔ حسان گرفتار ہوا۔ تین برس تک قید کی مصیبت جھیلنے کے بعد فدیہ دے کر رہا ہوا۔ اس واقعہ سے سارے عرب پر حضرتِ فہر کا رُعب و دبدبہ چھا گیا۔

ذیل کے کلمات کے معانی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں پختہ یاد کر لو

نسب۔	خاندان کا رشتہ	رونق۔	سجاوٹ۔ خوبصورتی
کارنامہ۔	شاندار کام	ناگوار۔	ناپسند
شریف طبیعت کے مالک۔	بھلی طبیعت والے	قید۔	بندھن
حج۔	کعبہ کی زیارت۔ کعبہ کے چاروں طرف سات بار چکر لگانا۔ حجر اسود کو چومنا	فدیہ۔	جان چھڑانے کا بدلہ
		رُعب و دبدبہ۔	دباؤ اور بڑائی

سوالات

۱۔ حضرت عدنان تک سرکار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب پاک زبانی سناؤ؟

۲۔ بتاؤ حضرت قصی کے باپ، دادا، اور بیٹے، پوتے پرپوتے کا نام کیا تھا؟

۳۔ حضرت فہر اور حسان کا واقعہ بیان کرو؟

مینڈک

مینڈک ایک ایسا جانور ہے جو پانی کی تہہ میں اور خشکی
کے اوپر بڑی آسانی سے رہتا سہتا ہے اس کا بدن موٹا اور
بے ڈھنگا ہے بڑا سا منہ موٹی موٹی آنکھیں نرم نرم لجلجی
کھال بہت چپچپا اور ٹھنڈا اسی واسطے نہ تو دیکھنے میں
خوبصورت لگتا ہے نہ ہاتھ لگانے کے قابل ہوتا ہے۔ مگر
پھر بھی اس میں کئی باتیں عجیب و غریب ہیں۔

اول تو یہی کہ جس طرح زمین پر ادھر اُدھر پُھدکتا اور
چھلانگیں مارتا ہے اسی طرح آسانی کے ساتھ پانی میں تیرتا
پھرتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب وہ پانی میں غوطہ مارتا
ہے تو ہماری تمہاری طرح دو چار منٹ میں اسکا دم نہیں
گھٹتا بلکہ وہ گھنٹوں اندر ہی اندر مزے سے بیٹھا رہتا ہے
یا تیرتا پھرتا ہے تیسری بات یہ ہے کہ پانی نہ رہے یا بہت
سردی ہو تو کبھی تالاب کے نیچے کی مٹی میں کبھی نالوں اور

نہروں کے کنارے سوراخوں میں یہ مینڈک اس طرح رہتے
ہیں جیسے کوئی پڑا سو رہا ہے اور اسی حالت میں مہینوں
گذارہ کرتے ہیں جب برسات کا موسم آتا ہے تو گویا اس
خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور ٹرّا کر سارا جنگل سر
پر اٹھا لیتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مینڈک ایسا پھرتیلا اور چالاک ہے
کہ اپنے سے بیس گُنی اونچائی اُچھل جاتا ہے اور پچاس گُنی
لمبائی پھلانگ سکتا ہے۔ پانچویں سب سے عجیب بات یہ
ہے کہ وہ شروع میں مینڈک کی صورت میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ
مچھلی کی صورت میں انڈے سے نکلتا ہے تم نے تالابوں،
پوکھروں اور کھیتوں کی کیاریوں میں بارہا دیکھا ہوگا کہ
تمہارے آتے ہی سیاہ رنگ کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جھلک
دکھا کر گہرے پانی کی طرف چلی جاتی ہیں وہ اصل میں مینڈکوں
کے بچے ہوتے ہیں تھوڑے دنوں کے بعد ان کا دھڑ موٹا ہونے
لگتا ہے پھر آہستہ آہستہ پچھلی ٹانگیں اور ہاتھ نظر آنے لگتے ہیں۔
اس طرح آٹھ ہفتہ گزرنے تک پورے مینڈک بن جاتے ہیں۔
مینڈک کیڑے مکوڑے اور مچھروں کا شکار کرکے کھاتے

ہیں اسلئے ان کا گھر میں ہونا بہت مُفید ہے مگر خرابی یہ ہے کہ خود وہ سانپوں کی مزہ دار خوراک ہیں سانپ ان کی تلاش میں رہتے ہیں لہٰذا جب گھروں میں مینڈک بہت ہوں تو بڑا خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں سانپ اِدھر اُدھر نہ ہوں۔

بہت سے چلبلے اور شریر لڑکے مینڈکوں سے کھیلتے ہوئے اِنکو مارتے اور ستاتے ہیں۔ کوئی اپنا نشانہ صیحح کرنے کیلئے ان کو سر پر ڈھیلا یا اینٹ کا ٹکڑا مارتا ہے اگر مینڈک پھرتی سے پانی میں غوطہ نہ لگا دے تو چوٹ کھا کر مر جائے بعض لڑکے زمین پر چلتے ہوئے مینڈک کو چھڑی سے مار مار کر اپنا جی بہلاتے ہیں۔ اور بعض پیروں سے ٹھوکر مارتے ہیں۔

بچو! سُنو اور دھیان سے سُنو بے قصور مینڈکوں کو ستانا یا زخمی کرنا یا جان سے مارنا بے رحمی کا کام اور شرعًا گناہ ہے اس قسم کے لڑکے بڑے چھچھورے اور نالائق ہیں بے خطا جانوروں کو ستانا انسان کو ستانے سے بھی بڑھ کر بُرا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہمارے مذہب نے مچھلی، چوپایہ، اور چڑیا کا شکار کرنا جائز قرار دیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ شکاری آدمی دوا یا غذا حاصِل کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اگر کوئی شخص

محض دل بہلانے کی خاطر شکار کرتا ہو وہ شرعًا گنہگار ہے اب مینڈکوں کی وفاداری کا ایک واقعہ سُنو! جب بابل کے کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ختم کرنے کیلئے ایک بہت بڑا آتشکدہ تیار کر کے اس میں آگ جلائی تو اس موقع پر مینڈک اپنے منہ میں پانی لیکر پہونچے اور آگ پر چھڑکنے لگے تاکہ وہ بجھ جائے یہ بات ظاہر ہے کہ مینڈکوں کے چند قطرے پانی کا اسطرف سے ہرگز وہ آگ بجھ نہیں سکتی تھی مگر انہوں نے اپنی سکت بھر کوشش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مینڈک ایک پیغمبر کے وفادار اور طرفدار ہیں اسی لئے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے[1] کہ مینڈکوں کی جان نہ مارو کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کی آگ پر پانی چھڑکتے تھے اب لگے ہاتھوں گرگٹ کا بھی حال سُن لو۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آگ بھڑکانے کیلئے پُھونک مارتا تھا یہ بالکل کھلی بات ہے کہ گرگٹ کی پُھونک سے وہ آگ نہیں بھڑک سکتی تھی مگر اس نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا کہ گرگٹ ایک پیغمبر کا دشمن ہے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

[1] تفسیر روح البیان سورہ اعراف ص۲۳۱

گرگٹ کی جان مارنے کا حکم دیا ہے۔ عہ

سوالات

۱۔ مینڈک مارنے سے کیوں روکا گیا ہے ؟

۲۔ گرگٹ مارنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے ؟

نعت شریف

وہ خدا کا، خدا اس کا دشمن
جس نے چھوڑا محمد کا دامن

جب سے دیکھا کھجوروں کا جھرمٹ
ہیچ ہے میری نظروں میں گلشن

عشق احمد میں آنسو بہا کر
بھر لیا میں نے پھولوں سے دامن

یاد آنے لگا پھر مدینہ
تیز ہونے لگی دل کی دھڑکن

نار دوزخ سے بچنا ہو جس کو
تھام لے کملی والے کا دامن

بارشِ نور ہوتی ہے پیہم
اللہ اللہ رے طیبہ کا ساون

راز ملتا نہ کیا اُنکے در سے
تنگ خود ہوگیا اپنا دامن

(جناب راز الہ آبادی قادری رضوی)

عہ تفسیر روح البیان پارہ ۱۷ ص ۴۹۹

عربی پڑھنے کی مشق

ہجے کراتے ہوئے پڑھائیے

اِنَّ الَّذِيْنَ ٥ اَزَلِيٌّ ٥ مُنَزَّهٌ ٥ مَنْ يَّتَّبِعُ ٥ فَلَاحًا ٥
مُجْتَهِدٌ ٥ مِنَ الزَّمَانِ ٥ وَحَبِيْبُهٗ

رواں پڑھائیے

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَزَلِيٌّ وَّاَبَدِيٌّ ٥ بِدَايَةَ لِوُجُوْدِهٖ وَلَا
نِهَايَةَ ٥ اِنَّ الدِّيْنَ هُوَ الْاِسْلَامُ ٥ رَبُّنَا مُنَزَّهٌ عَنِ الزَّمَانِ
وَالْمَكَانِ ٥ كُلُّ نَبِيٍّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَوَجِيْهٌ اِمَامُنَا الْاَعْظَمُ
اَبُوْحَنِيْفَةَ مُجْتَهِدٌ فَقِيْهٌ ٥ مَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ اللّٰهِ اِلٰهًا فَهُوَ
كَافِرٌ لَا نَجِدُ فَلَاحًا ٥ اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا نَحْنُ
عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُنَا اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ وَاَفْضَلُ
خَلْقِ اللّٰهِ ٥ وَاَكْمَلُ خَلْقِ اللّٰهِ ٥ وَهُوَ سَيِّدُ جَمِيْعِ الْعَالَمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٥

دین

جس راستہ پر چلنے سے انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے اسے دین کہتے ہیں اور دین کا دوسرا نام مذہب بھی ہے چونکہ خدا سارے انسانوں کا مالک ہے اور بندوں پر مالک کی بندگی فرض رہا کرتی ہے اسلئے دین اختیار کرنا انسان کے لئے بہت ضروری ہے کیوں کہ دین و مذہب ہی سے انسان کو خُدا کی پہچان ملتی ہے اور خُدا کی بندگی کا طریقہ حاصل ہوتا ہے تم نے ایک روپیہ پانچ روپیہ دس روپیہ کا نوٹ تو بارہا دیکھا ہوگا اور اصلی و نقلی نوٹ کا چرچا بھی سُنا ہوگا۔ اصلی نوٹ تو وہ ہے جس کو حکومت چھپواتی ہے اور چلاتی ہے اور نقلی نوٹ وہ ہے جس کو دھوکہ دینے والے لوگ چوری سے چھاپتے اور چالو کرتے ہیں نقلی نوٹ کا رنگ رُوپ تو اصلی نوٹ ہی کی طرح ہوتا ہے مگر اسمیں کچھ ایسا فرق رہ جاتا ہے جسے ہوشیار آدمی دیکھکر پہچان لیتا ہے کہ فلاں نوٹ نقلی ہے اور پھر اصلی و نقلی کا یہ مُقابلہ صرف نوٹ ہی میں نہیں بلکہ اور چیزوں میں بھی چلتا ہے دیکھو کہا جاتا ہے کہ اصلی دودھ نقلی دودھ اصلی تیل نقلی تیل اصلی گھی نقلی گھی۔

تو جس طرح دُنیا کے سامانوں میں اصلی اور نقلی چیزیں ہوتی ہیں یونہی دین مذہب بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک اصلی دین دوسرا جعلی دین جس دین کو خُدا نے بھیجا وہ تو اصلی ہے اور اسکا نام اسلام ہے اور جس دین کو انسان نے اپنے دماغ سے گڑھ کر تیار کیا وہ نقلی اور جعلی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کر دیا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی بیشک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ پاک فرماتا ہے وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ یعنی اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر جب سارے جہاں کے مالک ہی نے فیصلہ کر دیا کہ اصلی دین و مذہب صرف اسلام ہے اور اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اللہ کو پسند نہیں تو مالک کی پہلی بندگی یہی ہے کہ ہم اسی کے پسند کئے ہوئے دین کو اپنا دین قرار دیں اس بیان سے خوب اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ جو انسان خُدا کا سچا بندہ بننا چاہتا ہو اسکو سچا دین ماننا ہوگا اور سچا دین صرف اسلام ہے خُدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم لوگ اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں اور انشاء اللہ مانتے رہیں گے اسلام کے سوا ہم کوئی دوسرا دین نہیں مان سکتے کیونکہ حضرت

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کا دین صرف اسلام رہا ہے اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ کو سارے جہان کا اکیلا معبود مانو۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خُدا نہ بناؤ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق نہ جانو اللہ کے تمام فرشتوں کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان رکھو۔ قیامت کے دن کو حق جانو۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر یقین رکھو اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کے حکم پر چلتے رہو، سرکار مصطفےٰ محمد عربی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر مانو اپنے اپنے وقت میں ہر پیغمبر نے ان بنیادی باتوں کی تعلیم دی ہے کسی پیغمبر نے ان باتوں میں ذرا سا فرق نہیں پڑنے دیا۔

دنیا میں دین ومذہب کے نام پر ہزاروں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں اور آج بھی ایک مذہب کا انسان دوسرے مذہب کے انسان سے برسرِ پیکار ہے لیکن یہ سب لڑائیاں موٹی سمجھ کی پیداوار ہیں سیدھی بات یہ ہے کہ جس دین کو خُدا کی کتاب سچّا بتائے وہی دین، خُدا کے سب بندوں کو قبول کرلینا چاہیئے۔ دیکھو قرآن مجید، خُدا کی سچی کتاب ہے سچّے دین کے بارے میں اسکا فیصلہ سُنو، قرآن فرماتا ہے۔ اِنّ

الدّین عند اللہِ الاسلام یعنی بیشک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے آج بھی اگر دنیا کے لوگ قرآن کے اس فیصلے کو بے چون وچرا تسلیم کرلیں تو پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ دین کے نام پر ہونے والی لڑائیوں کا خاتمہ ہوجائیگا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مرنے کے بعد جس کرّے عذاب سے پالا پڑنے والا ہے اس سے نجات مل جائیگی اب دنیا کے لوگوں کو اختیار ہے یا تو عذاب الٰہی بھگتنے کیلئے اپنے کو تیار رکھیں یا قرآن کے آگے سرِ تسلیم خم کرکے اسلام قبول کرلیں



اپنی کاپیوں میں مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھو اور انھیں یاد کرو۔

جعلی۔	بناوٹی، گڑھا ہوا	بنیادی تعلیم۔	جڑ والی بات کا سکھانا
تسلیم۔	ماننا	عذاب۔	سزا
برسرِ پیکار۔	لڑنے پر آمادہ	نجات۔	چھٹکارا
سرِ تسلیم۔	ماننے والا سر	اختیار۔	چھوٹ، آزادی
عذابِ الٰہی۔	اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا	خم کرنا۔	جُھکانا

سوالات

۱۔ دین کسے کہتے ہیں

۲۔ سچا دین کون ہے؟

۳۔ اسلام کی بنیادی تعلیم سناؤ؟

۴۔ جعلی مذہب کسے کہتے ہیں؟

هِجری سَنہ

اس وقت تقریبًا دنیا کے ہر گوشے میں انگریزی مہینہ اور سال لکھنے اور بولنے کا رواج پھیلا ہوا ہے لوگوں کو جب اپنے کسی معاملہ میں دن تاریخ مقرر کرنا ہوتا ہے تو وہ یہی انگریزی تاریخ اور سنہ استعمال کرتے ہیں۔

ملک ہندوستان میں ڈاکخانہ کچہری اور ریلوے وغیرہ کے سارے کاروبار میں انگریزی تاریخ اور سنہ سے کام لیا جا رہا ہے سنہ کا معنی سال ہے اس لفظ کو زیادہ تر سین اور نون کے ساتھ "ہ" ملا کر لکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک نام تو تم پڑھ چکے ہو آپ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس پیدائش سے تقریبًا پانچ سو اکہتر سال پہلے آپ پیدا ہوئے جب آپ نے اپنی پیغمبری کا

اعلان کیا اور دین اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یہودی آپکے سخت دشمن ہو گئے اس قوم کے لوگ بڑے گستاخ اور شوخ ہوا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اس قوم کا نام یہود اور بنی اسرائیل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے یہودی بہت گمراہ ہو گئے تھے یہودیوں ہی کو سیدھی راہ پر لانے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مقرر کئے گئے چنانچہ جب آپ نے تبلیغ کا کام شروع فرمایا تو یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان ضرور لائے اور مسلمان ہو گئے لیکن ان میں کے بڑے بڑے چودھری لوگ اور ان کے تمام ساتھی براتی اپنے کفر پر اڑے ہی رہ گئے۔ پھر صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپ کے قتل کی تیاری مکمل کر لی یہودیوں نے آپکے قتل کی جو تاریخ مقرر کی تھی ٹھیک اسی تاریخ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر بلوا لیا اور ملعون یہودی ہاتھ مل کر رہ گئے آپ اس وقت آسمان پر تشریف رکھتے ہیں جب قیامت آنے میں تھوڑا عرصہ باقی رہ جائے گا تب آپ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے آپ ہی کی پیدائش مبارک کے پہلے سال کو انگریزی تاریخ اور سنہ کا پہلا سال قرار دیا گیا ہے چنانچہ آج مئی کی پانچ تاریخ

اور ۱۹۷۱ء انیس سو اکہتر ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا ہوئے انیس سو اکہتر برس ہوئے ہیں چونکہ انگریزی سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے جاری کیا گیا ہے اس لئے اس کو عیسوی سنہ کہتے ہیں لوگ جب انگریزی تاریخ اور سنہ لکھنا چاہتے ہیں تو سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اسکے اوپر گنتی لکھتے ہیں اور گنتی کے آخر میں صرف عین کا سر یعنی ء بنا دیتے ہیں تاکہ عیسوی کی طرف اشارہ ہو جائے اور دوسرا شخص سمجھ جائے یہ عیسوی سنہ لکھا گیا ہے مثلاً انیس سو اکہتر عیسوی سال کو یوں لکھیں گے ۱۹۷۱ء مسلمانوں کے یہاں انگریزی تاریخ و سنہ کے مقابلہ میں اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ کا استعمال ہوتا ہے ہجری سنہ کی ابتدا حضور اقدس پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے قرار دی گئی ہے یعنی جس سال حضور مکّہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے وہ ہجری سنہ کا پہلا سال مانا گیا ہے ہجری کا معنی ہے اللہ کیلئے اپنا دیس اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا۔

مکّہ شریف تو حضورؐ کا وطن تھا۔ ترپن برس حضورؐ وہاں رہے تو پھر حضور نے مکّہ سے ہجرت کیوں فرمائی۔

بات یہ ہے کہ جب حضور کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی اور حضور پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مطابق حضور نے پہلے صرف اپنے خاص خاص لوگوں میں اپنا پیغمبر ہونا ظاہر کیا خوش نصیب لوگوں نے آپ کی بات سن کر آپ کو اللہ کا رسول مان لیا اور مسلمان ہو گئے پھر تین برس گذر جانے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر پورے مکہ والوں کے سامنے اپنی نبوت اور پیغمبری کا اعلان فرمایا اور ان کو یہ بھی سنا دیا کہ تم جن بتوں کو پوجتے ہو وہ پتھر کی صرف بے جان مورتی ہیں انھیں پوجنا چھوڑ دو۔ صرف ایک اللہ کو اپنا معبود مانو مکّہ کے کفار حضور کا یہ اعلان سُن کر جَل بھُن اٹھے اور اسی وقت سے حضور کے سخت دشمن بن گئے اور کمزور مسلمانوں کو رات دن ستانے میں لگ گئے کافروں کی اس مخالفت کے باوجود حضور نے اسلام کی تبلیغ جاری رکھی لیکن جب مکّہ والوں نے مسلمانوں کا رہنا دوبھر بنا دیا تو حضور نے مسلمانوں کو مکّہ سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ بہت سے مسلمان مکّہ چھوڑ کر ملک حبش چلے گئے اور کچھ لوگ مدینہ پہونچے۔

مکّہ میں اس وقت جو لوگ سردار اور چودھری مانے جاتے تھے انکی دھاندھلی کا حال یہ تھا کہ خود تو وہ اسلام قبول کرنے پر کسی طرح

تیار ہی نہ تھے لیکن اُس کے ساتھ دوسرے لوگوں کو مسلمان ہونے سے بُری طرح روکتے بھی تھے ایسی حالت میں وہاں اسلام کا پنپنا اور بڑھنا پھیلنا دشوار دکھائی دے رہا تھا۔

اس لئے ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مکّہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔

اس وقت ہمارے سرکار کی عمر شریف ترپن سال کی تھی ہمارے سرکار جب مدینہ پہونچے تو مدینہ والوں نے آنکھیں بچھادیں اور انہوں نے بڑی سچائی اور خلوص کے ساتھ ہمارے سرکار کا ساتھ دیا۔

حضور کا مکّہ چھوڑ کر مدینہ چلا جانا ھجرت کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ انسان کو اپنے وطن سے اپنے گھر بار سے بہت محبت رہا کرتی ہے لیکن حضور نے محض اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور مکّہ سے ہجرت کر گئے آج ماہ ربیع الاوّل کی آٹھ تاریخ اور ہجری سنہ تیرا سو اکیانوے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سرکار کو مکّہ سے ہجرت کئے ہوئے تیرہ سو اکیانوے برس ہو رہے ہیں۔

حضور کا مکّہ سے ہجرت کرنا یہ مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے کہ جب سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسلام

زندہ رکھنے اور اسلام پھیلانے کی خاطر اپنے پیارے وطن مکّہ کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسلام پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور اگر اسلام بچانے کیلئے اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑے تو گھر بار کو بھی خیر باد کہہ دیں چوں کہ حضور کی ہجرت یہ ایک ایسا سراپا ہدایت واقعہ ہے جسے ہمیشہ مسلمانوں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے اس لئے حضرات صحابہ نے اسلامی سال کو ھجری سنہ کے نام سے جاری کیا تاکہ دنیا کے مسلمان جب بھی اپنے حساب کتاب اور دوسرے کاموں میں ہجری تاریخ اور سنہ لکھیں تو ان کو سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ یاد پڑتا رہے۔

بچّو! ایک بہت بڑے صدمہ کی بات یہ ہے کہ آج کل نام کے مسلمان بہت زیادہ ہو گئے ہیں لیکن کام کے مسلمان بہت کم ہیں چنانچہ اس زمانے کے بہتیرے مسلمانوں نے اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ کا لکھنا اور یاد رکھنا ہی چھوڑ دیا یہ لوگ انگریزی مہینے اور سال طوطوں کی طرح رٹے رہتے ہیں اور جب تاریخ اور سنہ لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو انگریزی مہینہ اور سال لکھا کرتے ہیں لیکن اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ تو انھیں یاد ہی نہیں پھر لکھیں کیا؟ خاک۔

بھلا سوچو تو سہی کہ جب آج کل کے مسلمانوں کو اپنے کاغذات تحریروں اور رجسٹروں میں اسلامی تاریخ وسنہ لکھنا گوارا نہیں تو وہ پیارے اسلام کی زندگی کیلئے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

عزیز نونہالو! تمہیں سخت تاکید کی جاتی ہے کہ تم اپنے پیارے دین اپنے چہیتے اسلام سے ہمیشہ محبت رکھنا اور تم اپنی تحریروں میں اپنے حساب وکتاب کے رجسٹروں میں ضرور اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ لکھتے رہنا ہاں اگر ضرورت سمجھو تو ہجری تاریخ اور سنہ کے بعد انگریزی تاریخ وسنہ بھی لکھ دینا مثلاً آج بارہ ربیع الاوّل اور سنہ تیرا سو اکیانوے ہجری ہے اور مئی کی آٹھ تاریخ اور سنہ انیس سو اکہتر عیسوی ہے تو اس کو یوں لکھا جائے گا۔

۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۷۱ء ہجری سال لکھنے کا دستور یہ ہے کہ سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اس کے اوپر گنتی لکھو اور ہجری کی طرف اشارہ کرنے کیلئے گنتی کے بعد "ھ" لکھ دو۔

ذیل الفاظ کے معنی یاد کر ڈالو اور اپنی اپنی کاپیوں میں درج کر لو

تقریباً۔	لگ بھگ	معاملہ۔	لین دین کام
گوشہ۔	کونا، طرف	کفّار۔	کافر لوگ
رواج۔	چلن	کاروبار۔	کام کاج

مقدس۔	پاک ستھرا۔ پاکیزہ	نبوت۔	پیغمبر ہونا، نبی ہونا
جلیل القدر۔	بڑی عزّت والا	گستاخ۔	منھ پھٹ۔ بے ادب
ملعون۔	(نکالا ہوا) پھٹکارا ہوا	ماہ۔	مہینہ، چاند
شوخ۔	ڈھیٹھ، بے ادب، چنچل	مُخالفت۔	رُکاوٹ
دھاندھلی۔	زبردستی کی بات زیادتی	باوجود۔	ہوتے ہوئے
خلُوص۔	محبت	عام بات۔	جو بات سب کے ساتھ پائی جائے
سَراپا۔	بالکل	صدمہ۔	چوٹ رنج غم

سوالات

۱۔ سرکار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکّہ شریف کیوں چھوڑنا پڑا؟

۲۔ عیسوی سنہ ؁ کی ابتدا کب سے ہوئی؟

۳۔ سنہ ۱۳۹۴ھ میں حضور کو مکّہ چھوڑے کتنے برس ہو گئے؟

بادشاہ سبکتگین

سبکتگین پہلے ایک معمولی غلام تھا اس کے پاس صرف ایک گھوڑا

بے پر پیش اور تے پر زیر نام پدر سلطان محمود غزنوی (از غیاث اللغات ص ۲۱۷)

تھا روزی کی تنگی کے سبب وہ پریشان رہتا تھا روزی حاصل کرنے کیلیے وہ روزانہ جنگل میں جاتا اور جانوروں کا شکار کرتا تھا ایک دن شکار تلاش کرتا ہوا وہ جنگل میں گھوم رہا تھا اس نے ایک ہرنی دیکھی جو اپنے بچّہ کے ساتھ چر رہی تھی سبکتگین نے اسے پکڑنے کے لیئے گھوڑا دوڑایا ہرنی تو پکڑی نہ جا سکی مگر اس کا ننھا بچہ ہاتھ آگیا سبکتگین نے اسے باندھ کر اپنے آگے گھوڑے پر رکھ لیا اور شہر کی جانب چل پڑا۔

ہرنی نے دیکھا کہ اس کے بچّہ کو شکاری اپنے گھوڑے پر لیئے جا رہا ہے تو اسکے دل پر بجلی سی گر گئی وہ بے چین ہو کر سبکتگین کے پیچھے دوڑنے لگی اور فریاد کرنے لگی آگے آگے سبکتگین گھوڑا دوڑائے جا رہا تھا پیچھے پیچھے ہرنی بھی سر جھکائے چلی آرہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد سبکتگین نے مڑ کر دیکھا کہ ہرنی پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے اس کے چہرے پر اُداسی چھائی ہے بچّہ کی محبت میں اتنی کھو گئی ہے کہ اسے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں گویا وہ کہہ رہی ہے کہ اے شکاری! جب تم نے میرے بچّے کو پکڑ لیا ہے تو مجھے بھی مار دو کیونکہ بچّہ کے بغیر میری زندگی اجیرن ہے سبکتگین کو ہرنی پر رحم آگیا اس نے بچّہ کو چھوڑ دیا۔ ہرنی

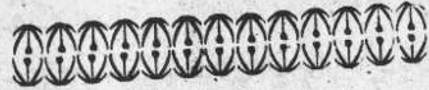
نے بچّہ کو چوما چاٹا اور آسمان کی طرف منھ کر کے دعائیں دینے لگی پھر اپنے بچّے کو ساتھ لیکر چوکڑیاں بھرتی ہوئی جنگل کی طرف چلی گئی۔

جب سبکتگین رات کو سویا تو اسے خواب میں سرکار مصطفےٰ[1] صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی سرکار نے فرمایا سبکتگین تو نے ایک بے زبان جانور پر رحم کیا ہے اس پر ہم بہت خوش ہوئے ہیں اللہ تعالے تجھے اس رحم کے عوض بادشاہی عطا فرمائیگا مگر یاد رکھنا جس طرح تو نے اس جانور پر ترس کھایا ہے یونہی بادشاہ ہونے کے بعد اپنی رعایا پر رحم کرتے رہنا اور ظلم وستم سے ہمیشہ پرہیز کرنا۔ سبکتگین کا خواب سچا ہوا چنانچہ بادشاہ الپتگین کے لڑکے ابواسحٰق کا جب انتقال ہوگیا تو شہر غزنی کے بااثر لوگوں نے ۳۶۷ھ میں سبکتگین کو غزنی کے شاہی تخت[2] پر بٹھایا اور اس کو اپنا بادشاہ قرار دیا۔ سبکتگین نے اپنا شاہی نام سلطان ناصر الدین رکھا تھا۔ حضرت بادشاہ محمود غزنوی سلطان سبکتگین ہی کے شہزادہ ہیں۔

بچّو! تم لوگ حضرت غازی میاں کے نام سے ضرور واقف ہوگے ہندو لوگ اور بعض مسلمان آپ کو بالے میاں کے نام

ع۲ مترجم تاریخ فرشتہ جلد اوّل ص۲۳ تعلیم الاخلاق ص۲۱۹ ع۱ مترجم تاریخ فرشتہ جلد اول ص۲۸

سے یاد کرتے ہیں آپ کا پورا نام حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ ہے اللہ تعالےٰ کے راستے میں لڑتے ہوئے آپ شہر بہرائچ میں شہید ہوئے ہیں آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ستر معلیٰ ہے حضرت ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی شہزادی اور سلطان محمود غزنوی کی بہن ہیں اس رشتہ کو جان لینے کے بعد تم سمجھ گئے ہوگے کہ حضرت سرکار غازی میاں علیہ الرحمہ سبکتگین بادشاہ کے نواسے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں۔



مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انھیں یاد کرلو

اجیرن۔	دوبھر	پرہیز کرنا۔	بچنا
عوض۔	بدلہ	با اثر۔	جس آدمی کا لوگ دباؤ مانیں
رعایا۔	کسی بادشاہ کی حکومت میں رہنے والے لوگ	رشتہ۔	تعلق ناتا
ستم۔	ستانا	شاہزادی۔	بادشاہ کی بیٹی
زیارت۔	بھینٹ، ملاقات، دیدار	شہید۔	اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا

؎ اجیرن - دوبھر (رئیس اللغات ص۶۴)

سوالات

۱۔ سلطان ناصر الدین سبکتگین کس سنہ میں بادشاہ ہوئے؟

۲۔ اللہ تعالیٰ کو سبکتگین کا کون سا کام پسند آیا کہ جس کے عوض اس نے سبکتگین کو بادشاہت دی۔

۳۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے سبکتگین کو کس بات کی بشارت دی اور کس بات کی ہدایت فرمائی۔



اس کے بعد تعمیر ادب نمبر حصہ چہارم پڑھیں



کتابت۔ شمیم احمد ٹانڈوی۔ نشاط آفسیٹ پریس ٹانڈہ